کریڈٹ کارڈ کا تعارف، تاریخی پس منظر اور طریقہ کار: ایک تحقیقی جائزہ

Credit Card its Historical background and procedure: a research Study

گلزار علی[i] استراج[ii]

Abstract

The world has got a standard of development up to an unsurpassing level as compared to the previous ages. The modern technology has facilitated the people in every field of life. For peaceful and secured business, many modes of finance have been introduced.The Credit Card is one of them and has been utilized since the 20th century.It is a source of easy payment and shopping.It is obligatory upon a Muslim to know and follow the instructions of Sharia.For this purpose, the Credit Card, its Legitimacy ,historical background and mode of utilization have been brought under discussion in the article under reference which will be a favorable endeavor for scholars.

KeyWords:CreditCard,legitimacy,utilization,

پچھلی صدی سے دنیا کو ترقی کا وہ معیار حاصل ہے جو کہ ماضی میں حاصل نہ تھا۔ جدید ٹیکنالوجی نے لوگوں کی سہولیات میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ ایک طرف چوری اور ڈکیتی جیسے جرائم کے ارتکاب کے لیے عجیب اور حیران کن پلاننگ کیے جارہے ہیں تو دوسری طرف اس سے بچنے کے لیے نت نئے طریقے ایجاد ہورہے ہیں۔

مذکورہ صورت حال کے اس دوڑ دھوپ میں کریڈٹ کارڈ بیسویں صدی کا ایجاد ہے جو کہ ایک طرف سہولت اور جیب میں پیسے نہ ہونے کے باوجود اطمینان سے خرید و فروخت کرنے کا ذریعہ ہے تو دوسری طرف چوری، ڈکیتی اور لوٹ مار کے واردات سے بچنے کا بھی ایک اہم ذریعہ ہے۔

i لیکچرر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

ii پی ایچ ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

گو کہ کریڈٹ کارڈ کے جاری کرنے میں سہولت اور ضرورت دونوں عناصر شامل ہیں تاہم کسی مسلمان کے لیے کسی چیز کے حصول اور استعمال میں سہولت اور ضرورت معیار نہیں ہے بلکہ اس کی نظر کسی چیز کی سہولت اور ضرورت ہونے سے زیادہ اس کی شرعی حیثیت پر ہوتی ہے، لہذا بحیثیت مسلمان یہ ضروری ہے کہ کریڈٹ کارڈ کے سارے عمل کا شرعی اعتبار سے جائزہ لیا جائے تاکہ واضح ہو جائے کہ اسلام کے اصول کے مطابق یہ جائز ہے یا ناجائز؟

اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مقالہ میں کریڈٹ کارڈ کی تعریف، پس منظر، سہولت و ضرورت اور طریقہ کار بیان کیا گیا ہے اور سب سے آخر میں کریڈٹ کارڈ کی شرعی حیثیت پر مع دلائل تفصیلی بحث کی گئی ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ کریڈٹ کارڈ کا حصول اگر ناجائز ہے تو کیوں؟ اور وہ کون سی صورت ہے جو جواز کے زمرے میں داخل ہو سکتی ہے؟

کریڈٹ اور کارڈ کے لغوی معنی اور تعریف

چونکہ کریڈٹ کارڈ عربی میں دو لفظوں "بطاقۃ الائتمان" کے نام سے جانا جاتا ہے لہذا دونوں کی تفصیل الگ لکھی جاتی ہے:

بطاقۃ (کارڈ)

علامہ زبیدیؒ فرماتے ہیں کہ بطاقۃ کے لغوی ورقہ یعنی کاغذ کے ہے۔ علامہ جوہریؒ فرماتے ہیں کہ مصر کی زبان میں بطاقہ کپڑے پر چسپاں کیا ہوا کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہوتا ہے جس پر سامان کی رقم اور وزن یا عدد لکھی ہوئی ہوتی ہے[1]۔

مذکورہ بحث سے معلوم کہ بطاقہ کے لغوی معنی کاغذ کے ہے لیکن بعد میں ترقی کرتے ہوئے یہ دھات سے بنایا جانے لگا جس پر کارڈ نمبر اور حامل کارڈ کا نام کھدا ہوا ہوتا اور بعد میں مزید ترقی کرتے ہوئے یہ پلاسٹک سے بنایا جانے لگا[2]۔

الائتمان (کریڈٹ)

کریڈٹ کے لغوی معنی کا اطلاق کسی انسان کی عزت، وقار، ترقی، اچھی شہرت اور اعتماد و ثقہ پر کیا جاتا ہے[3]۔

اصطلاحی معنی

قدیم فقہاء نے ائتمان کارڈ کے لیے استعمال ہونے والے معاصر معنی میں استعمال نہیں کیا ہے بلکہ دور جدید میں یہ انگریزی کے مصطلح لفظ کریڈٹ کے ترجمہ کے طور پر استعمال ہونے لگا ہے لیکن محققین نے ائتمان کے معنی کو دیکھتے ہوئے اس کے ترجمہ میں اختلاف کیا ہے جس کی وجہ سے معاشیات کے بعض محققین نے کریڈٹ کو بطاقات الاقراض (قرض کارڈ) سے تعبیر کرنے کو ترجیح دی ہے جب کہ بعض دوسرے محققین نے دلیل دی ہے کہ چونکہ قرض کا حصول ائتمان کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ ائتمان اس اعتماد کو کہتے ہیں جو بینک اپنے کسٹمر کے بارے میں رکھتا ہے (لٰہذا کریڈٹ کی تعبیر بطاقات الائتمان کے لفظ سے زیادہ مناسب ہے)۔ مذکورہ بحث کی بنیاد پر بعض محققین نے ائتمان کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے کہ ائتمان بینک کا وہ التزامی رویہ ہے جو بینک اعتماد کی وجہ سے کسی ایسے شخص کے بارے میں اختیار کرتا ہے جو بینک سے معین مال کے استعمال کی اجازت طلب کرتا ہے[4]۔

بریٹانیکا انسائیکلوپیڈیا کریڈٹ کی تعریف میں بتاتا ہے کہ کریڈٹ دو پارٹیوں کے درمیان خرید وفروخت کا معاملہ ہے جس میں ایک پارٹی قرض لینے والا یا دینے والا، مستقبل میں متعین ادائیگی کے بدلے دوسری پارٹی کو پیسے، اشیاء، خدمات اور سکیورٹی فراہم کرتا ہے۔ خرید وفروخت کے اس معاملہ میں عام طور پر ادائیگی کے ساتھ قرض دینے والے کا منافع بھی شامل ہوتا ہے۔ تجارتی سرگرمیوں، زرعی معاملات، صارفین کے اخراجات اور حکومتی پراجیکٹس کے مالیاتی نظام کو چلانے کی خاطر عوامی یا شخصی اداروں تک اس کا مفہوم وسیع ہے[5]۔

کریڈٹ کارڈ کی اصطلاحی تعریف

بریٹانیکا انسائیکلوپیڈیا نے کریڈٹ کارڈ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

Small plastic card containing a means of identification, such as a signature picture, that authorizes the person named on it to charge goods and services to an account, for which the card holder is billed periodically[6].

"کریڈٹ کارڈ پلاسٹک کا بنا ہوا چھوٹا سا کارڈ ہوتا ہے جس پر شناخت کے وسائل موجود ہوتے ہیں جیسا کہ دستخط کی کاپی جو کہ اس پر موجود نام کے شخص کو اجازت دیتی ہے کہ کسی

اکاؤنٹ کے خرچ پر اشیاء وخدمات حاصل کرے جس کا حساب کارڈ ہولڈر کو وقتاً فوقتاً چکانا پڑتا ہے۔"

الموسوعۃ العربیہ العالمیہ میں یہ تعریف منقول ہے:

"بطاقة الائتمان بطاقة بلاستيكية تسمح لحاملها بشراء البضائع والخدمات، وأحيانًا العملات الأجنبية بالديْن. وتقبل كثير من المحلات، والفنادق، والمطاعم، والشركات التجارية على مستوى العالم، التعامل بهذه البطاقات"

"کریڈٹ کارڈ ایک پلاسٹک کا بنا ہوا کارڈ ہوتا ہے جو اس کے تھامنے والے (کارڈ ہولڈر) کو بطور قرض اشیاء اور خدمات خریدنے اور کبھی کبھی غیر ملکی کرنسی خریدنے کی صلاحیت عطاء کرتا ہے۔ اس کارڈ کو عالمی سطح پر اکثر ہوٹلوں، ریستوران اور بزنس کمپنیوں میں بطور تعامل قبول کیا جاتا ہے[7]۔"

کریڈٹ کارڈ کی اس سے زیادہ واضح تعریف اسلامک فقہ اکیڈمی جدہ نے بیان کی ہے:

بطاقة الائتمان هي مستند يعطيه مصدره لشخص طبيعي أو اعتباري، بناء على عقد بينهما . يمكنه من شراء السلع أو الخدمات ممن يعتمد المستند دون دفع الثمن حالاً لتضمنه التزام المصدر بالدفع[8]

"کریڈٹ کارڈ ایک دستاویز ہے جسے بینک باہمی معاہدہ کی بنیاد پر حقیقی یا شرعی شخص کو جاری کرتا ہے جس سے کارڈ ہولڈر ان لوگوں سے نقد پیسے دیے بغیر اشیاء اور خدمات خریدتا ہے جہاں اس دستاویز کو قبول کیا جاتا ہے کیونکہ قیمت کی ادائیگی کی ذمہ داری بینک پر عائد ہوتی ہے۔"

بہر حال مذکورہ تعریفات سے معلوم ہوا کہ کریڈٹ کارڈ کا دائرہ بینک کا کارڈ ہولڈر کو بطور قرض سامان اور خدمات حاصل کرنے کی صلاحیت عطا کرنے کے گرد گھومتا ہے۔

کریڈٹ کارڈ کی تاریخی پس منظر

کریڈٹ کارڈ کا استعمال ۱۹۲۰ء سے یونائیٹڈ سٹیٹس سے اس وقت شروع ہوا جب کہ تیل کی کمپنیوں اور ہوٹلوں جیسی انفرادی پارٹیوں نے اسے اپنے گاہکوں کو کمپنی کی اشیاء خریدنے کے لیے جاری کیا۔ پہلا بین الاقوامی کریڈٹ کارڈ ۱۹۵۰ء میں ڈنرز کلب (Diner's Club) نے متنوع اسٹیبلشمنٹ کے استعمال کے لیے متعارف کروادیا۔ اسی قسم ایک اہم دوسرا کارڈ امیریکن اکسپریس کمپنی (American Express Company) نے ۱۹۵۸ء میں جاری کیا جو

سفری کارڈ(Travel Card)اور تفریحی کارڈ (Entertainment Card)کے نام سے جانا جانے لگا۔

بعد میں بینک کریڈٹ کارڈ سسٹم متعارف کرایا گیا جس کے تحت بینک تاجر کے اکاؤنٹ کو خریداری سلپس وصول ہونے پر قرض دیتا ہے اور میعاد کے ختم ہونے پر اسے کارڈ ہولڈر سے چارج کرتا ہے جو تاجر یک مشت یا قسط وار بینک انٹرسٹ کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ قومی سطح پر سب سے پہلے کیلیفورنیا میں ۱۹۵۸ء میں بینک آف امیریکا (Bank of America)نے بینک امیریکا کارڈ (Bank America Card) تمام ملک میں جاری کیا جو کہ لائسنس حاصل کرنے پر ۱۹۶۶ء میں باقی سٹیٹس میں بھی جاری کیا گیا اور ۷۷-۱۹۷۶ میں اسے ویزا (Visa)کا نام دیا گیا۔ کریڈٹ کارڈ کی بڑھتی ہوئی ترقی کی وجہ سے کریڈٹ نٹورکس نے اسے قومی اور بین الاقوامی خریداری کی سطح تک بڑھا دیا۔ اس طرح یہ سسٹم دنیا کے تمام اطراف میں پھیل گیا۔ دوسرے اہم بینک کریڈٹ کارڈ یہ ہیں: ماسٹر کارڈ (Master Card)جو شروع شروع میں یونائیٹڈ سٹیٹس (United States) میں ماسٹر چارج (Master Charge)کے نام سے جانا جاتا تھا، جاپان کا جے سی بی کارڈ (JCB Card)اور یونائیٹڈ کنگڈم (United Kingdom)میں یورپ اور کیریبین (Caribbean)کا بارکلے کارڈ(Barclay Card)[9]۔

کریڈٹ کارڈ کی تاریخ میں Check- Credit plansکا نام بھی پہچانا رہا ہے جو کہ کرنٹ اکاؤنٹ سے قرض جاری کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کارڈ کو یونائیٹڈ سٹیٹس میں First Natioanl Bank Bostanنے ۱۹۵۵ء میں جاری کیا تھا[10]۔

کریڈٹ کارڈ کی ضرورت

بیسویں صدی کی ابتداء میں کریڈٹ کارڈ کا ظہور اس وقت شروع ہوا جب یونائیٹڈ سٹیٹس میں بعض ہوٹلوں نے اپنے ان خصوصی گاہکوں کو کارڈ جاری کر دیے جو بار بار ہوٹل میں آکر ٹھہرتے رہتے تھے۔ اس کا مقصد ان گاہکوں کے معاملات کی آسانی اور وقت کا بچت تھا۔ اس کے بعد بعض تجارتی کمپنیوں نے اسی مقصد کی خاطر کارڈ جاری کر دیے[11]، اور اس تسلسل میں یہ سلسلہ مزید بڑھ گیا۔

مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

" پہلے یہ سمجھ لیجیے کہ کریڈٹ کارڈ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ وجہ اس کی یہ ہے کہ چوری، ڈاکے بہت ہونے لگے ہیں، اگر کوئی آدمی گھر سے نکلے اور اسے لمبی چوڑی خریداری کرنی ہو، اب اگر وہ جیب میں بہت سارے پیسے ڈال کر لے جائے، تو خطرہ ہے کہ ڈاکہ پڑ جائے، کوئی چھین لے، خاص طور پر اگر کہیں سفر پر جارہا ہو تو ہر وقت اپنے پاس بڑی رقم لے کر پھرنے میں بہت خطرات ہیں، اس لیے اس کا ایک طریقہ نکالا کہ بینک ایک کارڈ جاری کرتا ہے، جس کو کریڈٹ کارڈ کہتے ہیں[12]۔"

بعض محققین نے اس کی ضرورت یہ بیان کی ہے کہ معاشرہ کو قرضوں کی ادائیگی اور تجارتی لین دین کے لیے ایک پر امن اور ترقی یافتہ نظام کی ضرورت محسوس ہوئی[13]، جس کے حصول میں کریڈٹ کارڈ کو وجود دیا گیا۔

کریڈٹ کارڈ کا طریقہ کار

"کریڈٹ کارڈ" وہ کارڈ ہے جسے بینک دو مختلف افراد کو جاری کرتا ہے۔ پہلا فرد وہ ہے جس کا بینک کے پاس کوئی سرمایہ رکھا ہوا نہیں ہوتا۔ اس کارڈ کے جاری کرنے سے وہ بازار سے بذریعہ کارڈ مختلف چیزیں خریدتا ہے جس کی رقم بینک ادا کرتا ہے اور اور پھر کارڈ ہولڈر سے وقتاً فوقتاً بمع منافع یا سود رقم وصول کرتا رہتا ہے۔ وقت مقرر سے تاخیر کرنے کی صورت میں بینک کارڈ ہولڈر پر جرمانہ بھی عائد کرتا ہے[14]۔

دوسرا شخص وہ ہے جس کا بینک کے پاس سرمایہ موجود ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو کارڈ جاری کرنے کا مقصد کارڈ ہولڈر کا بینک میں جمع شدہ رقم سے زائد کا فائدہ اٹھانا ہے۔ اس کا دوسرا فائدہ کارڈ ہولڈر کو رقم کی ادائیگی میں سہولت اور آسانی کا حصول بھی ہے۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی کی عبارت سے کارڈ جاری کے طریقہ پر مزید روشنی پڑتی ہے چنانچہ انہوں نے فرمایا ہے کہ کریڈٹ کارڈ کی ایک صورت یہ ہے کہ اس میں رقم کی ادائیگی یا نکالنا بینک میں موجود کارڈ ہولڈر کے اپنے اکاؤنٹ سے ہوتا ہے نہ کہ کارڈ جاری کرنے والے ادارے یا بینک کے اکاؤنٹ سے (یعنی کارڈ ہولڈر کے اکاؤنٹ میں بیلنس موجود ہوتا ہے جس سے رقم کی کٹوتی کی جاتی ہے)۔ دوسری صورت یہ ہے کہ رقم کی ادائیگی کارڈ جاری کرنے والے کے اکاؤنٹ سے کی جائے جسے کارڈ

ہولڈر مقررہ اوقات پر ادا کرتا رہتا ہے۔ بعض صورتوں میں بینک تاجر کو ادا شدہ مجموعی رقم پر منافع وصول کرتا ہے جب کہ بعض صورتوں میں صرف سالانہ فیس وصول کرتا ہے اور منافع نہیں لیتا[15]۔

مختصراً کریڈٹ کارڈ دراصل ایک فوری نوعیت کا "قرض" ہوتا ہے جو کہ بینک آپ کو دیتا ہے۔ بینک آپ کی طرف سے رقم کی ادائیگی کرتا ہے اور آپ پھر یہ رقم بینک کو واپس ادا کرتے ہیں۔ اگر آپ بینک کے مقرر کردہ وقت (جو 20 سے 55 دنوں تک ہو سکتا ہے) کے دوران رقم کی ادائیگی کر دیتے ہیں تو بینک آپ سے کوئی سود طلب نہیں کرتا۔ لیکن اگر رقم کی ادائیگی مقررہ وقت کے دوران نہیں ہوتی تو بینک اپنی دی ہوئی رقم پر سود (مارک اَپ) بھی طلب کرتا ہے۔ عام طور پر یہی دیکھا گیا ہے کہ یہ سود عام قرضے کے مقابلے میں خاصا زیادہ ہوتا ہے۔

مذکورہ بحث کے نتیجے میں کریڈٹ کارڈ کے متعلق کئی امور کی شرعی حیثیت کی وضاحت ضروری ہے جس کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے:

1. کریڈٹ کارڈ جاری کرنے پر سالانہ فیس کی شرعی حیثیت

کریڈٹ کارڈ پر وصول ہونے والا سالانہ فیس شرعی اعتبار سے جائز ہے، کیونکہ بینک کارڈ ہولڈر کو کارڈ جاری کرنے کے لیے کاغذ اور پلاسٹک وغیرہ کا استعمال کرتا ہے اور فقہاء نے ایسے کاموں کی اجرت وصول کرنے کو جائز کہا ہے، چنانچہ علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں:

> يستحِق القاضى الأجر على كتب الوثائق) و المحاضر و السجلات (قدرَ ما يجوزُ لغيره كالمفتى[16]
>
> "قاضی وثیقہ، محضر اور رجسٹر لکھنے پر اتنی ہی اجرت کا مستحق ہے جتنی مقدار کا دوسرے آدمی کو اس کا استحقاق حاصل ہے جیسا کہ مفتی۔"

اسی طرح فرمایا ہے:

> حكم وطلب أجرة ليكتب شهادته جاز، وكذا المفتى لو فى البلدة غيره، وقيل مطلقا ، لأن كتابته ليست بواجبة عليه"
>
> "قاضی نے حکم لگایا اور گواہی لکھنے کے لیے اجرت طلب کی تو یہ جائز ہے۔ اسی طرح مفتی کے لیے بھی اجرت لینا جائز ہے بشرطیکہ دوسرے شہر میں ہو جب کہ بعض فقہاء (مفتی کے لیے) مطلقاً (کتابت فتوی کی صورت میں اجرت لینا جائز قرار دیتے ہیں)، کیونکہ فتوی کی کتابت ان پر واجب نہیں ہوتا[17]۔"

موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں لکھا ہے:

وأجاز الحنفية وبعض الشافعية أخذ المفتى الأجرة على الكتابة[18]

"یعنی احناف اور بعض شوافع نے مفتی کے لیے فتویٰ لکھنے کی صورت میں اجرت لینے کی اجازت دی ہے۔"

بینک کے لیے سالانہ فیس لینے کی اجازت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بینک کو کارڈ ہولڈر کی طرف سے تاجر کو رقم دینے میں وکیل کی حیثیت حاصل ہے کیونکہ عجز یا سہولت کی خاطر کسی جائز اور معلوم تصرف کے لیے دوسرے کو اپنا قائم مقام مقرر کرنا توکیل ہے[19]، اور ظاہر ہے کہ کارڈ ہولڈر کا سامان اور اشیاء خرید کر ان کی قیمت کی ادائیگی ایک جائز اور معلوم تصرف ہے جو بینک پورا کرتا ہے اور وکیل کے لیے اس جیسے تصرف پر اجرت لینا تمام فقہاء کے نزدیک جائز ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے دونوں امور یعنی وکالت باجر اور وکالت بغیر اجر دونوں ثابت ہیں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا انیس رضی اللہ عنہ کو حدود کے قیام کے لیے اور سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ کو بکری خریدنے کے لیے بغیر اجرت کے مقرر کیا تھا جب کہ جن عمال آپ ﷺ نے زکوۃ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا تھا تو ان کو آپ ﷺ اجرت دیتے تھے[20]، اور برابر ہے کارڈ ہولڈر کے اکاؤنٹ میں رقم موجود ہو یا نہ ہو تو دونوں صورت میں مذکورہ توکیل جائز ہے چنانچہ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ مؤکل کی اجازت پر وکیل اپنی طرف سے ادائیگی کر سکتا ہے[21]۔

2. بینک کمیشن کی شرعی حیثیت

کریڈٹ کارڈ کے معاملے میں بینک کبھی تاجر سے ادائیگی کی وجہ سے کمیشن وصول کرتا ہے۔ شرعی طور پر بینک کے لیے یہ کمیشن وصول کرنا جائز ہے کیونکہ یہ وہ اجرت ہے جو بینک تاجر اور دکاندار کے قرض داروں سے اس کی رقم کے وصول کی کوششوں پر لیتا ہے[22] اور اس معاملے میں بینک کی حیثیت کارڈ ہولڈر اور تاجر یا دکاندار کے درمیان واسطہ کی ہے جسے فقہاء نے سمسار یا دلال کا نام دیا ہے۔ موسوعہ فقہیہ کویتیہ نے سمسار کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے کہ سمسار وہ شخص ہے جو بیع کو تمام کرنے کی خاطر بائع اور مشتری کے درمیان واسطہ بنتا ہے جو سامان کے بارے میں مشتری اور اس کی قیمت کے بارے میں بائع کی رہنمائی کرتا ہے۔ اسے دلال بھی کہتے ہیں[23]۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ نے کثرت تعامل اور لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے سمسار کے لیے اجرت مثل لینے کی اجازت دی ہے اور فرمایا ہے کہ محمد بن سلمہؒ سے سمسار کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ امید ہے کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے[24]۔

کریڈٹ کارڈ پر وصول ہونے والے سامان کی قیمت بعض تجارتی مراکز کی طرف سے زیادہ ہوتی ہے۔ شرعا یہ جائز ہے اور اس کی مثال بیع بالتقسیط کی ہے جسے فقہاء نے جائز کہا ہے[25] کیونکہ خریدار کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ نقد پیسے دے کر کم قیمت پر سامان خریدے یا قرض اور کارڈ کے ذریعے زیادہ قیمت پر راضی ہو جائے[26]۔

3. کارڈ ہولڈر سے منافع کی وصولی

اوپر بتایا گیا ہے کہ بعض اوقات بینک کارڈ ہولڈر سے اداشدہ رقم وصول کرتے وقت کچھ منافع بھی حاصل کرتا ہے جس کے لیے میعاد مقرر ہوتا ہے مثلا اگر بیس دن کے اندر اندر کارڈ ہولڈر نے رقم ادا کر دی تو وہی وصول کی جائے ورنہ اگر تاخیر کی تو یومیہ حساب سے اس سے اصل رقم کے ساتھ منافع وصول کیا جائے گا۔

یہ منافع شرعی اعتبار سے سود کے زمرہ میں داخل ہیں جس نے کریڈٹ کارڈ کے سارے معاملے کو قابل غور بنا دیا ہے۔ یہ سود کی وہی شکل ہے جو جاہلیت میں پائی جاتی تھی جس سے قرآن کریم نے ان الفاظ میں ممانعت کی ہے:

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ لاَتَأْكُلُوا الرِّبَا أَضعَافًا مُّضٰعَفَةً[27]

"اے ایمان والو! سود مت کھاؤ دگنا چوگنا کر کے۔"

شریعت کی اصطلاح میں سود کی مذکورہ صورت "ربا الجاہلیت" یا "ربا القرآن" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ربا الجاہلیت کے بارے میں امام ابو بکر جصاصؒ فرماتے ہیں: والربا الذی کانت تعرفہ العرب وتفعلہ، انما کان قرض الدراھم والدنانیر الی أجل، بزیادۃ علی مقدار مااستقرض، علی مایتراضون بہ[28]"

"اور وہ ربا جو اہل عرب کے مابین معروف و مستعمل تھا، اس کی صورت یہ تھی کہ عرب دراہم یا دنانیر ایک مخصوص مدت تک اصل سرمایہ سے ایسی زیادتی کی شرط پر دیتے تھے جس پر وہ آپس میں متفق ہو جاتے۔"

سادہ الفاظ میں جاہلیت کا ربا یہ تھا:

هو القرض المشروط على أجل وزيادة مال على المستقرض[29]

"وہ قرض جو معینہ مدت تک اس شرط پر دیا جاتا جس کی واپسی قرض لینے والے پر اصل سرمایہ پر طے شدہ زیادتی کے ساتھ لازمی ہوتی تھی۔"

جاہلیت کی ربا کی ایک دوسری شکل وہ تھی جس کی طرف قتادہؓ نے الفاظ سے اشارہ کیا ہے:

ان ربا الجاهلية: يبيعُ الرجل البيعَ الى أجلٍ مسمًّى، فإذا حل الأَجلُ، ولم يكن عند صاحبه قضاءٌ زاده وأخَّر عنه[30]

"جاہلیت کے زمانے کا ربا یہ تھا کہ ایک شخص معینہ مدت کے ادھار پر کوئی چیز فروخت کرتا تھا، جب وہ مدت آجاتی اور خریدار قیمت کی ادائیگی نہ کر سکتا تھا تو بیچنے والا قیمت میں اضافہ کر کے خریدار کو مزید وقت کی مہلت دے دیتا تھا۔"

مذکورہ نصوص پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کارڈ ہولڈر سے مدت کی تاخیر کی وجہ سے منافع یا جرمانہ کی مد میں جو مزید رقم وصول کی جاتی ہے وہ صراحۃ سود ہے لہذا ایسی صورت میں بینک کے لیے کارڈ جاری کرنا اور کارڈ ہولڈر کے لیے وصول کرنا دونوں ناجائز ہے، چنانچہ سیدنا جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور گواہوں پر لعنت بھیجی ہے اور فرمایا ہے کہ تمام اس میں برابر ہیں[31]۔

البتہ ایک قابل وضاحت بات یہ ہے کہ اگر کارڈ ہولڈر بینک کو بروقت رقم واپس کرنے کا لحاظ رکھے اور تاخیر کی صورت میں لازم ہونے والے منافع سے بچنے کا التزام کرے تو کیا اس صورت میں یہ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ تاخیر کی صورت میں کارڈ ہولڈر سے وصول ہونے والا منافع سود ہے اور سود کا محض معاملہ کرنا یا صرف اس کا قصد کرنا بھی حرام ہے چنانچہ فقہاء نے ربا کے معاملے اتنی سختی سے کام لیا ہے کہ جہالت یا سود کا ارادہ نہ رکھنے کے باوجود بھی اس کو حرام ٹھہرایا ہے:

ألجهلُ والقصدُ ليسَا مِن شروطِ ترتبِ الجزاءِ على الرِّبا، فالربا بمجرد فعله من المكلف موجبٌ للعذابِ العظيمِ[32] "سود پر عذاب دینے کے لیے جہالت اور ارادہ شرط نہیں ہے بلکہ مکلف کا محض معاملہ ربا عذابِ عظیم کا موجب ہے۔"

لہذا اگرچہ کارڈ ہولڈر ادائیگی میں وقت مؤقت کا خیال رکھے اور تاخیر کی صورت میں لازم ہونے والے منافع سے بچنے کا التزام کرے لیکن چونکہ وہ ایک سودی معاملے پر دستخط کر رہا ہے لہذا ایسا کرنا حرام ہے۔ البتہ اگر کسی بینک نے کارڈ کی سالانہ فیس اور کمیشن پر اکتفاء کر کے سود سے گریز کیا تو یہ معاملہ سود سے اجتناب کی وجہ سے جائز ہو جائے گا۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہوا کہ کریڈٹ کارڈ رکھنے سے کارڈ ہولڈر معاصر دور میں وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے ڈکیتی، چوری اور غصب جیسے کہ برے افعال سے محفوظ رہ سکتا ہے لہذا کریڈٹ کارڈ جدید دور میں ایک اہم ضرورت ہے اور اس کا جاری کرنا ایک احسن اقدام ہے لیکن ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم کریڈٹ کارڈ کے حصول اور جاری کرنے کے تمام عمل میں سود و ربا سے بچنے کا التزام کریں۔ سو اگر بینک کارڈ ہولڈر سے حاصل ہونے والے سالانہ فیس اور دکاندار سے حاصل ہونے والے کمیشن پر اکتفاء کرے اور کارڈ ہولڈر سے منافع کے وصولی سے احتراز کرے تو اس کے جاری کرنے میں کوئی اشکال باقی نہیں رہتا لیکن اگر بینک نے تاخیر کی صورت میں وصول ہونے والے منافع سے بچنے کا لحاظ نہیں رکھا تو ایک مسلمان کے لیے اس کا حصول حرام ہے اگرچہ وہ ادائیگی میں تاخیر نہ کرنے کی وجہ سے بینک کے منافع سے جان چھڑا لے۔

حواشی وحوالہ جات

1 زبیدی، مرتضی محمد بن محمد، تاج العروس من جواہر القاموس ۲۵: ۸۵، دارالہدایہ (س۔ن)

2 فوزان، صالح بن محمد، البطاقات الائتمانیہ تعریفہا وأخذ الرسوم علی اصدارہا والسحب النقدی بہا، ۱: ۱

3 *The concise oxford dictionary, English Edition, Printed in USA 1990, Credit and Card, P: 272*

4 البطاقات الائتمانیہ تعریفہا وأخذ الرسوم علی اصدارہا والسحب النقدی بہا ۱: ۲۶

5 *Encyclopedia Britannica Ultimate reference, Chicago 2012, Credit Card, Vol 3: 239*

6 *Encyclopedia Britannica Ultimate reference, Chicago 2012, Credit Card, Vol 3: 240*

7 بحوالہ الموسوعۃ العربیہ العالمیہ ۳: ۲۶۰، مادہ ب، بحث: بطاقۃ الائتمان

8 ابوغدۃ، ڈاکٹر عبدالستار، بطاقات الائتمان: تصورہا والحکم الشرعی علیہا، مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی جدہ ۱۲: ۱۳۱۲

9 *Encyclopedia Britannica Credit Card, Vol 3: 240*

10 القری، محمد علی بن عید، بطاقات الائتمان، مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی جدہ، دورہ ثامنہ، ۸: ۱۰۳۹

11 نفس مصدر ۸: ۱۰۳۹

12 عثمانی، مفتی محمد تقی، انعام الباری، کتاب الحوالات، کریڈٹ کارڈ ۶: ۴۹۱- ۴۹۲، مکتبۃ الحراء کراتشی، (س۔ن)

13 جواہری، شیخ حسن، نبذۃ تاریخیہ للبطاقات المصرفیۃ، مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی جدہ، دورہ ثامنہ، ۸: ۱۰۶۳

14 ابراہیم ابو سلیمان، ڈاکٹر عبدالوہاب، البطاقات البنکیہ: ۱۵۵، ڈاکٹر نزیہ حماد، قضایا فقہیہ معاصرہ: ۱۵۳- ۱۵۴

15 زحیلی، ڈاکٹر وہبہ، الفقہ الاسلامی وادلتہ ۷: ۱۷۱، دارالفکر دمشق سوریہ (س۔ن)

16 حصکفی، محمد علاء الدین، الدر المختار شرح تنویر الابصار ۶: ۹۲، دارالفکر بیروت، ۱۳۸۶ھ

17 نفس مصدر ۶: ۹۲

18 وزارۃ الأوقات والشئون الاسلامیہ، کویت، الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ ۳۲: ۴۳، دار السلاسل کویت، ۱۴۰۴ھ/ ۱۴۲۷ء

19 الدر المختار شرح تنویر الابصار ۵: ۵۱۰

20 الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ ۴۵: ۹۰

21 مرغینانی، ابوالحسن علی بن ابی بکر، الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی ۳: ۱۴۰، المکتبۃ الاسلامیہ۔۔۔ الدر المختار ۵: ۵۱۶

22 البطاقات البنکیہ: ۱۵۵

23 الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ ۱۰: ۱۵۲

24 ابن عابدین، محمد امین، حاشیۃ رد المحتار علی الدر المختار ۶: ۶۳، دارالفکر للطباعۃ والنشر، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

25 الفقہ الاسلامی وادلتہ ۷: ۱۵۶

26 ابوغدہ، ڈاکٹر عبدالستار، بطاقات الائتمان، مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی ۷: ۶۶۰، شمارہ: ۱

27 سورۃ آل عمران ۳: ۱۳۰

28 جصاص، ابو بکر، احمد بن علی، احکام القرآن ۲: ۱۸۴، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۰۵ھ

29 جصاص، ابو بکر، احمد بن علی، احکام القرآن ۲: ۱۸۹

30 طبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تاویل القرآن ۶: ۸، مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

31 امام مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ (۲۳) باب: لعن آکل الربا و مؤکلہ (۱۹) حدیث (۴۱۷۷)، دارالجیل بیروت، (س۔ن)

32 الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ ۲۲: ۵۳